حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود زندگی بخش ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍مارچ ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

قرآن عظیم چھوٹی چھوٹی بہت واضح مثالیں دے کر بڑے وسیع اور گہرے مطالب بیان کر جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک کو کچھ نظر ہی نہیں آ رہا اور دوسرا انسان کو جو دیکھنے کی طاقت دی گئی ہے اس کے مطابق سب کچھ دیکھتا ہے۔ اندھیرا اور نور برابر نہیں ہوسکتے۔ اندھیرا ہو تو آنکھیں بھی کام نہیں کرتیں اور آنکھیں ہوں تو نور کی ضرورت رہتی ہے۔ سایہ اور دھوپ کی تپش برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک راحت بخش سایہ ہے اور دوسری تمازت دینے والی دھوپ ہے جس سے آدمی گھبراتا ہے اور اس کا جسم اس سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر فرمایا مردہ اور زندہ برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک بے جان لاشہ ہے اور دوسرا زندگی رکھنے والا وجود ہے جو دنیوی لحاظ سے ستاروں پر بھی کمند ڈالتا ہے اور روحانی لحاظ سے اپنے رب کریم کے قرب کی راہوں کو تلاش کر کے اس وصال کو حاصل کرتا ہے۔ پس زندہ اور مردہ برابر نہیں ہوسکتے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس لئے بلاتے ہیں کہ تمہیں زندہ کریں۔ آپ کا وجود زندگی بخش ہے اور زندگی بھی آپ نے وہ بخشی کہ جو آپ سے پہلے کسی نبی نے اپنے ماننے والوں کو نہ بخشی تھی۔ جو نبی پہلے آئے وہ انسان کو انسانِ کامل کا عکس بنانے کے قابل نہ تھے مگر جب انسان کامل آیا اور اس نے زندہ کیا تو

جنہوں نے اس کے اسوہ کی پیروی کی اور اس کی لائی ہوئی ہدایت پر عمل کیا اور اپنی زندگی کو اس نور سے منور کیا تو اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق ان میں بھی انسانِ کامل کی شبیہہ پیدا ہوگئی۔

یہ زندگی جو انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرتا ہے طہارت اور پاکیزگی کی بنیادوں پر قائم ہے۔ قرآن کریم کی ساری تعلیم ہی انسان کو پاک اور مطہر بناتی ہے اور اصولی طور پر یہ تعلیم انسان کو پاک دل بناتی ہے، پاک زبان بناتی اور پاک اعمال بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کے حصول کے لئے ان تینوں قسم کی پاکیزگیوں کی ضرورت ہے یعنی دل بھی پاک ہو زبان بھی پاک ہو اور انسان کے اعمال بھی صالح اور پاک ہوں اور انہی چیزوں کی تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو دی۔ جب یہ تینوں طہارتیں اکٹھی ہو جائیں تو وہ جو تمام عزتوں کا سرچشمہ ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (یونس:۶۶) اس سے انسان عزت حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ پاک ہے اور جب انسان کو پاکیزگی مل جائے تو اس کی نگاہ میں انسان معزز بن جاتا ہے اور اس عزت میں جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس عزت میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے ذرائع سے حاصل کی جاسکتی ہے زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ دنیا کی کوئی عزت بھی انسان سے وفا نہیں کرتی۔ اس زندگی میں بھی نہیں کرتی اور مرنے کے بعد تو بہرحال وفا نہیں کرتی لیکن جس عزت کا سامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کیا ہے اس پر کبھی زوال نہیں۔ وہ ابدی عزت ہے، اس دنیا میں بھی عزت اور مرنے کے بعد بھی عزت اور فرد کے لئے بھی عزت اور نوعِ انسانی کے لئے بھی عزت۔

اتباعِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر جو زندگی ہے اس میں سے تو اس طرح بدبو آتی ہے جس طرح مردہ لاشے سے ہمیں تعفن کی بدبو آتی ہے اور ہمیں سے میری مراد انسان ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ترقی کر گئے ہیں لیکن چین کسی کو نصیب نہیں ہے۔ کبھی طاقت کے ڈراوے ہیں، کبھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے اشارے ہیں، کبھی دنیوی ذرائع سے حاصل کردہ اموال کی نمائش ہے، کبھی قرضے روک کر دکھ کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی قرضے دے کر دکھ کے سامان

پیدا کئے جاتے ہیں۔غرض جس طرح ایک مردہ لاشہ سے تعفن کی بدبو آتی ہے اسی طرح اس دنیوی زندگی سے بھی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کے بغیر زندہ ہے ہمیں تعفن کی بدبو آتی ہے وہ زندگی زندگی نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جیسا کہ میں نے بتایا دل پاک، زبان پاک اور عمل پاک ہوئے۔ایک ایسی زندگی ملی انسان کو، اسے ایک ایسا انسان بنادیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسے کہا کہ خدا کی کسی مخلوق کو بھی تیرے ہاتھ سے دکھ نہ پہنچے، خدا کی کسی جذبہ رکھنے والی مخلوق کو تیری زبان سے جذباتی اذیت نہ پہنچے اور تو کسی کے لئے بھی بدی اور شرارت اور دشمنی کا خیال اپنے دل میں نہ رکھ۔

یہ زندگی ہے جو خدا کی نگاہ میں عزت کی زندگی ہے اور ہر سمجھ دار انسان کی نگاہ میں بھی یہ عزت کی زندگی ہے۔اسلام نے ہمیں یہ بتایا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو قائم رکھنے کے لئے گزشتہ چودہ سوسال میں اسلام میں جو بزرگ آتے رہے اور اب ایک عظیم انسان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس کامل کے طور پر مبعوث ہوئے یعنی مہدی علیہ السلام انہوں نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرو اور جلاؤ سب کمندوں کو۔

جب خدا تعالیٰ مل جائے تو پھر اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

پس ہمیں علی وجہ البصیرت ان چیزوں کو سمجھ کر اور ان کی عظمت کو جانتے ہوئے اور ان کے فوائد کو پہچانتے ہوئے اور بنی نوع انسان کی نجات اس میں سمجھتے ہوئے ان راہوں کو اختیار کرنا چاہیئے تا کہ خدمت کی جو ذمہ واریاں ہم پر ڈالی گئی ہیں ہم ان کو نباہنے والے ہوں۔ آمین۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)